جہالت کے اندھیروں میں اجالا

منشی محمد ابراہیم شریف

﴿و قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا﴾(سورۃ الاسراء ۸۱)

یوگو ضلع گانچھے کی ایک خوبصورت وادی ہے۔اس گاؤں کی آبادی سوفیصد توحیدی ہے۔یہاں پر تمام مقامی تنازعات کے فیصلے قرآن و حدیث کے مطابق کیے جاتے ہیں۔یہ نیک کام مولوی عبدالرحیم باقری (مرحوم)انجام دیتے تھے۔اسکے بعد مولانا مفتی اعظم عبدالقادر (مرحوم)انجام دیتے رہے۔اب مفتی کے فرائض مولانا محمد ابراہیم انجام دے رہے ہیں۔

یگو میں دعوت توحید و سنت: ابو عبدالرحیم حیدرپا اور ابو حاجی عبدالرحمان رقپہ دونوں بزرگوں کے بیان کے مطابق مراد اور غلام محمد سوکرپہ دونوں بھائی مزدوری کے سلسلے میں کشمیر کے راستے پیدل دہلی چلے گئے۔کچھ عرصہ مزدوری کرنے کے بعد غلام محمد نے ہندوستان میں ٹھیکیداری شروع کی۔اس دوران وہاں کے علماء کی دعوت و تبلیغ سے متاثر ہو مسلک اہل حدیث اختیار کیا۔کچھ عرصہ بعد وہ یوگو واپس آئے۔اور اسکی تبلیغ سے عبدالرحمٰن قوم پلاؤا اور ابو مالی شریفپہ دونوں نے مسلک اہلحدیث اختیار کیا۔اس زمانے میں مولوی عبدالرحیم باقری بھی دہلی سے یہاں آئے ہوئے تھے انہوں نے بھی کتاب و سنت کے مطابق دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔

شرع محمدیہ کا پہلا فیصلہ: ابو مالی شریف پہ نے شریعت کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی بہن اور پھوپھی دونوں کو وراثت کا حصہ دے دیا۔اس سے پہلے یگو میں بہن کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا۔ابو مالی کی وفات کے بارہ سال بعد اسکی قبر پھٹ گئی اور ایک آدمی نے اسکے بیٹے عبدالرحیم کو اطلاع دی کہ تمھارے والد صاحب کی قبر اکھڑ گئی ہے سنتے ہی بیٹا والد کی قبر پر پہنچا جب اس نے مٹی پتھر وغیرہ ہٹا کر دیکھا تو والد مرحوم کی لاش بالکل تروتازہ تھی۔اس خوش قسمت لڑکے کو بارہ سال بعد اپنے مرحوم والد کا دیدار نصیب ہوا۔

ابو غلام بھی مزدوری کے سلسلے میں ہندوستان شملہ چلا گیا تھا۔وہاں کسی اہلحدیث قصاب کی دکان پر نوکری ملی۔اس کی نصیحت اور دعوت سے متاثر ہو کر مسلک اہلحدیث اختیار کیا۔ تین چار سال بعد وہ شملہ سے اپنے آبائی گاؤں یگو واپس آیا۔اس نے بھی اپنے انداز میں لوگوں کو تبلیغ کرنے کی کوشش کی تو جاہل لوگوں نے اس کو مارا پیٹا اور سوشل بائیکاٹ کیا۔

اس وقت موجودہ باقر کالونی میں عبدالعزیز' مالی اور سودے تینوں بھائی اہلحدیث تھے اور تینوں بھائی الگ جماعت کرتے تھے اور یگو میں ابو غلام کے گھر پر جمعہ کیلئے جاتے تھے یگو اور باقر کالونی کے درمیان نالے پر اس وقت لکڑی کا پل تھا۔جمعہ کے دن جاہل لوگ وہاں سے پل کو اٹھا دیتے تھے تاکہ باقر کالونی کے اہلحدیث نماز جمعہ کیلئے نہ آسکیں۔

تمام لوگوں نے اس سے قطع تعلق کر رکھا تھا یہاں تک کہ اس وقت تمام لوگ ایک دوسرے کے گھر میں آگ لینے

جاتے تھے کیونکہ اسوقت ماچس وغیرہ نہیں ہوتی تھی۔ لوگ اسکو آگ دینے سے بھی انکار کرتے تھے۔ آگ نہ ملنے کی وجہ سے وہ کئی کئی دن بھوکے بھی رہتے تھے۔

ابو غلام کے چار لڑکے تھے۔ محمد علی، اسماعیل، عبدالرحمٰن اور عبدالرحیم۔ ایک دفعہ ابو غلام اسماعیل اور عبدالرحمان دونوں کو ساتھ لیکر پہاڑوں پر گھاس جمع کرنے کیلئے گیا۔ محمد علی اور عبدالرحیم کو ماں کے پاس گاؤں میں چھوڑ گئے تھے دوسرے دن ابو غلام کی بیوی کھیتوں میں پانی دینے گئی ہوئی تھی۔ ان کی ایک رشتہ دار خاتون نے اسے خشک مٹر دیا اور کہا کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا۔ تو ابو غلام کی بیوی مٹر لیکر گھر آئی اور اسکو پکانے کیلئے اس نے چقماق کے ذریعے آگ جلانے کی کوشش کی اس کوشش میں وہ ناکام رہی باقی گھروں میں تو آگ موجود تھی مگر بائیکاٹ کی وجہ سے انہیں آگ نہ ملی اور بھوک کی وجہ سے بچے رونے لگے تو ماں بے چاری نے بچوں کو تسلی دیتی ہوئی آدھی رات گزار دی۔ آخر بھوک سے مجبور ہو کر غریب ماں بیٹوں نے خشک مٹر کچا کھالیا۔ رات کو بچے پیٹ کے درد سے رونے لگے تو پڑوسیوں نے خوشی منائی کہ ابو غلام کے گھر میں بچے بھوک سے رو رہے ہیں۔ اللہ تعالی کے فضل سے ان لڑکوں کو قے آئی اور ان کی بیماری دور ہوئی مگر دو تین دن تک ماں بیٹے بھوکے رہے۔

جب ابو غلام اور بیٹے پہاڑوں سے واپس آئے تو بیوی نے ابو غلام سے شکایت کی کہ آپ نے یہ مسلک اختیار کر کے ہم لوگوں کو مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس طرح کہتے کہتے وہ رونے لگی تو ابو غلام نے بیوی سے کہا "مریم بی تھوڑا صبر کرو ہمارا یہ مسلک ٹھیک ہے۔ انشاء اللہ، اللہ تعالی ہماری ضرور مدد کرے گا"۔ پھر رات کو نماز تہجد پڑھتے ہوئے رب سے گڑگڑا کر دعا کرتے رہے۔ "الہی اگر ہمارا یہ مسلک سچا ہے تو ہماری ضرور مدد فرما الہی اگر یہ دین سچا ہے تو دوسروں کو بھی اسے اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما"۔ اس کی یہ دعا بارگاہ الہی میں قبول ہوئی اور بہت سے لوگ شرک وبدعت سے توبہ کر کے توحید و سنت کو حرز جاں بنانے لگے۔

یہاں کے لوگ تین مہینے کیلئے بھیڑ بکریوں اور گائے وغیرہ کو پہاڑوں پر لے جاتے ہیں۔ ابو غلام کی چار گائیں تھیں وہ خود اُ کیلئے ایک کچی چھت کے نیچے رہتے تھے۔ ہر جمعرات کو گاؤں آتے اور جمعہ ادا کرنے کے بعد پھر پہاڑوں پر واپس جاتے تھے ایک دن وہ جمعرات کو گاؤں آنے کیلئے گھی اور دودھ وغیرہ تیار کر رہا تھا اتنے میں ان کے سالے کا وہاں سے گزر ہوا تو اسکو آواز دی کہ یہاں آکر لسی پیو۔ وہ کہنے لگا کہ وہابی کے ہاتھ سے کھانا پینا حرام ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے جلدی نکل گیا ابو غلام دودھ گھی وغیرہ لے کر آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسکے سالے نے پل کو گرا دیا تھا۔ اگست کا مہینہ تھا نالے میں پانی بہت زیادہ تھا بغیر پل کے اس کا عبور کرنا ممکن نہ تھا۔ اس طرح وہ رات گئے بمشکل گھر پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ اس نے بیوی کو آواز دی تو وہ کہنے لگی کیا آپ زندہ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا "کیا تمھارے بھائی کی شرارت کیوجہ سے میں مر جاتا؟ موت اور حیات اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا"۔ اس طرح ان کے خیر وعافیت گھر پہنچنے پر دونوں میاں بیوی شکرانے کے طور سجدہ ریز ہو گئے۔